Memorising translation Tips Day 6 ق سے قرآن

قرآن پاک میں ایک عظیم سورۃ ہے سورۂ ق۔ اس سورت کو آج ضرور پڑھیں۔ اس کے ترجمے کو سمجھیں۔۔ اللہ نے ہم سب کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ حدیثِ رسولؐ ہے کہ اللہ کے نبیؐ فرماتے ہیں کہ ': "سب سے پہلی چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، قلم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: لکھ، قلم نے کہا: اے میرے رب! میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: قیامت تک ہونے والی ساری چیزوں کی تقدیریں لکھ" سنن ابو داؤد:4700

یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم گھر بنانے سے پہلے نقشہ بنا لیتے ہیں۔ ق سے قلم۔ قلم کی بہت اہمیت ہے۔ پہلی وحی میں ہمیں یہ الفاظ اقراء کی صورت میں نظر آتے ہیں؛

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ اے پیغمبر ﷺ آپ پر (جو) قرآن (نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجیے (یعنی جب پڑھیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجیے)۔(۱) جس نے مخلوقات کو پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔(۲) آپ قرآن پڑھا کیجیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور ایسا ہے)۔(۳) سورۂ علق

قران پاک میں سورۃ القلم موجود ہے۔ یہ سورت پارہ نمبر 29 میں ہے۔ سورۃ نون بھی کہتے ہیں۔ قلم کی اہمیت کا سوچیں۔ کیا ہم قلم کو اُس طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح باقی چیزیں؟ یہ ٹھیک ہے کہ

آج ہمارے ہاتھوں میں قلم کی جگہ کمپیوٹر کی بورڈ آ گئے، سکرین ہمارا کاغذ ہے۔ آج ہم ٹائپنگ کی زبان میں بات کرتے ہیں۔

ق کے ساتھ قیامت بھی ہے اور قبر بھی ہے۔

قرآن، قلم، قبر اور قیامت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ ق میں فرماتے ہیں؛

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ق. قسم ہے قرآن مجید کی۔(۱) بلکہ ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی (کی جنس) میں سے (کہ بشر ہیں) ایک ڈرانے والا (پیغمبر) آگیا سو کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ (ایک) عجیب بات ہے۔(۲) جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو کیا دوبارہ زندہ ہونگے یہ دوبارہ زندہ ہونا (امکان سے) بہت ہی بعید بات ہے۔(۳)

اللہ نے قرآن پاک کی قسم کھائی۔ پھر آگے سوچیں کہ اللہ کے نبیؐ جس دور میں آئے وہ اپنے معاشرے کے بہت پیارے انسان تھے۔ لوگ اُن سے محبت کرتے تھے۔ لوگ آپؐ کو صادق اور امین کہتے تھے۔ لیکن جیسے ہی آپؐ پر وحی اُتری اور آپؐ نے اللہ کے دین کی دعوت دی تو لوگ آپؐ کے دشمن ہو گئے۔ یہ باتیں ہمیں معلوم ہیں۔

جب ہم دنیا میں جیتے ہیں تو کافی لوگ ہم سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جونہی آپ اللہ کی کتاب سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ تو ہمارے اردگرد کے لوگ ہم سے کھنچنے لگتے ہیں۔ اَب اگر آپ ذہنی طور پر اس بات

کئے لئے تیار ہو کر آئینگے تو پھر زیادہ پریشانی نہیں ہو گی کیونکہ آپ یہ سوچ لیں گی کہ نبیوں ؑ کے ساتھ بھی یہی ہوتا آیا ہے۔

اب جیسے اللہ کے نبیؐ نے اللہ کا پیغام دیا تو مشرکین باتیں کرنے لگے کہ کیا ہمارے باپ دادا غلط تھے۔

وہ ایک طریقے سے زندگی گزارنے کے عادی ہو چکے تھے۔ انہیں اللہ کے نبیؐ کی بات پسند نہ آئی۔

جیسے اگر ہم اپنے اوپر لے کر دیکھیں۔ ہمارا اپنا ایک ماحول ہے۔ ہم اپنے ماحول کے عادی ہو جاتے ہین۔ پاکستانی کلچر، عربی ثقافت، یا صومالی رہن سہن۔ سب مختلف ہیں لیکن ہم عادی ہو چکے ہیں۔ جیسے اگر ہم مرچیں کھائیں گے تو اُسکی عادت ہے لیکن نئے کھانے والے کو وہ چیز تکلیف دے گی۔

ہماری زندگی میں دین کے نام پر ایسی چیزیں شامل ہو چکی ہوتی ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں نے دین کے نام پر اس میں اضافے کر لئے ہوتے ہیں۔ جن کی ہمیں عادت ہو چکی ہوتی ہے۔

مثال ہم سب کو بہت شوق ہے کہ قران پاک حفظ کیا جائے۔ بچوں کو حافظِ قرآن بنایا جائے۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ قرآن کو صحیح تجوید اور مخارج کے ساتھ یاد کر کے سینے میں محفوظ کر لیا جائے۔

لیکن کیا صرف قرآن کو یاد کرنا کافی ہے؟

اللہ کے نبیؐ اور صحابہ کرامؓ کی زندگی سے ہمین یہ سبق ملتا ہے کہ انہیں ہر موقع پر قرآن کی آیات اور قرآن کا پیغام یاد آ جاتا تھا۔

آپ سب یہ معروف واقعہ تو سُنا ہو گا؛

حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ اور نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی غرض سے نکلا۔ میں راستے پر جارہا تھا کہ میں نے ایک سایہ دیکھا۔ غور کیا تو وہ ایک بڑھیا تھی جس نے اون کے کپڑے زیب تن کیئے ہوئے تھے (غالباً وہ راستہ بھٹک کر اپنے قافلہ سے بچھڑ گئی تھی)

حضرت عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ بڑھیا کی مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی وہ بڑھیا آپ کے ہر سوال کا جواب قرآن کی آیات سے دیتی تھی۔

عبد اللہ بن مبارک ! میں نے کہا السّلامُ علَیکُم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بڑھیا! سَلامٌ قولاً من ربٍ رحیمٍ۔ (مطلب یہ کہ سلام کا جواب تو اللہ تعالی کی طرف سے ہے)

عبد اللہ بن مبارک ! میں نے پوچھا اللہ تجھ پر رحم کرے تو اس مقام میں کیا کر رہی ہے؟

بڑھیا! مَن یضل اللہ فَلا ھَادی لہ۔ جسے اللہ بھٹکا دے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے (مطلب یہ کہ میں راستہ بھول گئی ہوں)

عبد اللہ بن مبارک ! مجھے پتہ چل گیا کہ وہ راستہ بھٹک گئی ہے میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟

بڑھیا نے کہا! سُبحَانَ الّذِی اَسرَیٰ بِعبدِہلیلاً مِنَ المَسجِدِ الحَرَامِ اِلی المَسجِدِ الأقصیٰ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک (مجھے پتہ چل گیا کہ اس نے حج قضا کیا ہے اور بیت المقدس کا ارادہ رکھتی ہے)۔

عبد اللہ بن مبارک ! نے پوچھا آپ کب سے یہاں ہیں؟

بڑھیا نے کہا! ثَلَاثَ لَیَالٍ سَوِیاً۔ برابر تین رات سے۔

عبد اللہ بن مبارک !میں تیرے پاس کھانے کے لئے کچھ نہین دیکھ رہا(یعنی کھاتی کیا ہو؟)

بڑھیا نے کہا!وَالّذی ھوَیطعمنی ویسقین۔ اور جو کہ (اللہ تعالیٰ) مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

غرض ہر بات کا جواب قرآن کی آیت سے دیتی تھی۔۔

(اس واقعے پر اُستاذہ عفّت مقبول کا درس نورالقرآن ویب سائٹ سے سُنیں۔"اللہ کی کتاب اور میری کتاب")

یہ قرآن میری زندگی کی کتاب کب بنے گا؟

اس کورس کا مقصد کیا ہے؟نورالقرآن کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ آپ کو اللہ کی کتاب ایسے سمجھ آنے لگتی ہے جیسے آپ اپنی دوستوں سے بات کرتی ہیں۔

جیسے آپ میری بات پیار سے سُن رہی ہیں کیونکہ آپ اُردو سمجھ رہی ہیں۔جب زبان آپ کو سمجھ نہ آئے تو آپ کتنی دیر بات سن سکتی ہیں؟ ظاہر ہے دھیان ادھر اُدھر ہو جائے گا۔ہم قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن سمجھ نہیں آرہا ہوتا۔بس پارہ پڑھ کر رکھ دیتے ہیں۔

جب بہترین دوست پاس ہو دل یہ چاہتا ہے کہ اُن سے دُکھ سُکھ کی باتیں ہوں۔اپنی باتیں کہی اور سُنی جائیں۔کوئی پاس ڈسٹرب کرنے والا نہ ہو۔دوست سے مشورے کرنے کو دل چاہتا ہے۔میرے گھر میں خوشی یا غم کا موقع ہو تو دوست پاس ہو۔آپ جیسے جیسے بڑی ہوتی ہیں تو ہر دور کی دوست بدل جاتی ہیں۔بچپن میں دوست کوئی اور تھے پھر کالج،یونیورسٹی پھر شادی ہوئی،نوکری مل گئی۔نیا شہر،نیا ملک، نئے دوست،نئی سہیلیاں۔

صرف ایک دوست ہی ایسی جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہنے والی ہے۔ اللہ کی کتاب ہر عمر کی ساتھی ہے۔

آج ہم نے اس سے دوستی کرلی ہے۔ اللہ کے نبیؐ یہ دعا مانگتے تھے۔

اللهم اجعل القرآن ربيع قلبي ونور صدري وجلاء حزني وذهاب همي

یا اللہ قرآن پاک کو میرے دل کی بہار بنا، اور میرے سینے کا نور اور دکھوں اور غموں کا مداوہ بنا۔

یہ تب دوست بنتی ہے جب سمجھ آنے لگتی ہے۔

یہ اتنی خوبصورت کتاب ہے کہ آپ بچوں کو سُنائیں گی تو کہانی کی کتاب ہے۔ نوجوانوں کے لئے بہترین ساتھی ہے۔ یہ جذبات کو سمجھتی ہے۔ بڑے لوگوں کے لئے کتابِ ہدایت ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ لو گویہ تمہاری کتاب ہے۔ اس میں تمہارا ذِکر ہے۔ یہ کتاب حق کے ساتھ بولتی ہے۔

اپنے آپ کو اس کتاب سے جوڑلیں یہ آپ کے دُکھ سُکھ سُنے گی۔

پھر آپ خوشی خوشی اس کتاب کے ساتھ وقت گزارنا پسند کریں گی۔ اس سے باتیں کرینگی۔

ایک اور دُکھ یہ ہے کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں لیکن خوشی کے موقع پر اس کو بھول جاتے ہیں۔ غم آتا ہے تو اس پر عمل نہیں کرتے۔

آج سے قرآن سے ہماری دوستی ہو گئی ہے انشاء اللہ۔

اب دیکھیں کہ جب ہم قرآن پڑھیں تو ہمیں کتنی سمجھ آتی ہے؟ یا جب سُنتے ہیں تو کتنی سمجھ آتی ہے؟

یہ کتاب آپ کو اُردو میں سمجھ آئے گی۔ آپ اِس کو سمجھنے لگیں گے۔

ہمیں احساس ہو گا کہ قرآن ہم سے کیا باتیں کر رہا ہے۔ ہمارے دِل کی حالت بدل جاتی ہے۔ اَصل تلاوت اور حفظ یہی ہے کہ قران ہم پڑھیں تو دِل میں اس کا ترجمہ گونج رہا ہو۔ ہمارے دل سے اُن آیات کی آواز آرہی ہو۔

کئی لوگ حافظ بن جاتے ہین لیکن قرآن سمجھ نہیں آتا۔ قران پر عمل نہیں کرتے۔

ہماری زندگی کا مقصد یہی ہے کہ قران ہمیں سمجھ آئے اور ہم اس پر عمل کریں۔

اللہ کے نبیؐ سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک پڑھ کر سوتے تھے۔

جب قرآن سے دوستی ہوتی ہے تو اِس کی بات بھی سمجھ آتی ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ہمیں فہم عطا فرمائے۔ ایک دِن یہ کتاب آپ کو وہاں پہنچا دے گی کہ آپ کو کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس کتاب کے ساتھ جو کچھ ملے وہ نعمت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کتاب سے برکتیں لینے والا بنا دے۔ آمین۔